فصل36

فتنۂ زن وزر؛ جس کے ہاتھوں پہلی امتیں ہلاک ہوئیں

اقتِضَاءُالصِّرَاطِالمُستَقِيم

ہماری نئی تالیف

فی حديث عمرو بن عوف، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: فوالله ما الفقر أخشى عليكم، ولكن أخشى عليكم أن تبسط الدنيا عليكم، كما بسطت على من كان قبلكم، فتنافسوها، كما تنافسوها، فتهلككم كما أهلكتهم. (متفق عليه)

عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث میں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم مجھے تم پر غربت کا ڈر نہیں۔ مجھے ڈر ہے تو یہ کہ تم پر دنیا کے دروازے کھل جائیں جیسے تم سے پہلوں پر کھلے تھے۔ تب تم بھی اس میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرو جیسے تم سے پہلے اس میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرنے لگے تھے۔ تب یہ تمہیں بھی ہلاک کر ڈالے جیسے یہ تم سے پہلوں کو ہلاک کر چکی ہے۔

وفي حديث أبي سعيد، عن النبي صلى الله عليه وسلم، أنه قال: { إن الدنيا حلوة خضرة، وإن الله سبحانه مستخلفكم فيها، فينظر كيف تعملون؟ فاتقوا الدنيا، واتقوا النساء فإن أول فتنة بني إسرائيل كانت في النساء (رواه مسلم)

ابو سعید خدری صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا ایک بڑی مزے کی، لہلہاتی چیز ہے اور اللہ تمہیں اس میں اختیار دے کر چھوڑ رکھنے والا ہے کہ دیکھے تم (اس میں) کیا کرتے ہو۔ پس دنیا سے بچو، اور عورتوں سے بچ کر رہو۔ کیونکہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں کے معاملہ میں ہی تھا۔

اس مضمون کی کچھ مزید احادیث لانے کے بعد ابن تیمیہ کہتے ہیں: اہل کتاب کی مشابہت اختیار کرنے کے بہت سے کام، خواہ وہ ان کے تہواروں کے معاملہ میں ہو یا دوسرے امور

میں، مسلم معاشروں کے اندر زیادہ عورتوں کی تحریک پر ہی انجام پاتے ہیں۔

ابن تیمیہ کے اِس قول پر، کتاب کے محقق شیخ ناصر العقل حاشیہ لگاتے ہیں:

مراد یہ کہ عورتیں پرائی ملت کی رِیس اور مشابہت کرنے میں سب سے پہلی اور اس کی سنگینی کا ادراک کرنے میں سب سے آخری مخلوق ثابت ہوتی ہیں۔ فرد اور معاشرے پر اس کے کیسے بھیانک اثرات مرتب ہوں گے؟ اور دین و دنیا میں یہ عمل کیسی تباہ کاریاں لانے والا ہے؟ یہ اندازہ کرنے میں عورتیں (بالعموم) سب سے پیچھے ہوتی ہیں۔ آج بھی ہم دیکھتے ہیں، بدقسمتی سے مغربی فیشنوں اور ماڈلوں کے پیچھے جانے میں ہماری عورتیں سب سے آگے ہیں۔ کافر (مغربی یا ہندو) معاشروں سے در آنے والے طوراطوار اور رسم رواج کو اپنانے میں عورتیں سب سے بڑھ کر محرک ہوتی ہیں؛ جس کے زیرِ اثر یہ (درآمد شدہ طوراطوار) نسل نو کی گھٹی میں بیٹھتی چلے جاتے ہیں۔ معاشرے کے یہ طبقے کافر معاشروں کی کوئی اچھی چیز تو شاید ہی کبھی لیں، بری چیزیں البتہ دھڑا دھڑ لی جارہی ہوتی ہیں۔

(غرض عورتیں، اور ان کے زیر اثر قوم کی الہڑ نسلیں، رہن سہن کے باب میں مغضوب علیہم اور ضالین کی راہ پر آسانی سے جا پڑیں گی۔ جبکہ اہل دانش طبقے فلسفے، افکار اور نظریاتی بدعات و تفرقہ کے باب میں اہل کتاب کے ڈھنگ اختیار کریں گے)۔

اس (فتنۂ زن وزر) کے علاوہ جاہ پرستی اور اقتدار کی دوڑ کی طرف بھی اشارے ملتے ہیں کہ پہلی امتوں میں اِس چیز نے لوگوں کو آسمانی ہدایت پر چلنے کی روش سے دور کر ڈالا تھا۔ اِس نے اسلامی تاریخ میں بھی جو جو نقصان کیے وہ لائقِ توجہ ہیں۔

اِس (فتنۂ زن وزر و جاہ) کی بابت ابن تیمیہ کہتے ہیں: یہ سب سورۃ التوبۃ کی اس آیت کے تحت مندرج ہو سکے گا: فَاسْتَمْتَعْتُم بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُم بِخَلَاقِهِمْ ”تم نے بھی اپنے حصے کے مزے اسی طرح لوٹے جیسے اُن (تم سے پہلوں) نے لوٹے تھے“۔

(کتاب کا صفحہ 471 تا 490)